قافلہ کیوں لٹا؟

حافظ عبدالوکیل فہیم
میاں چنوں

اشکوں کی روانی بجا سہی مگر روداد سفر چھیڑے بنا بھی تو گزارہ نہیں ، چھم چھم برستے آنسو تکلیف دہ سہی مگر ماضی کو فراموش کرنا تو اس سے بھی بڑھ کر اذیت ناک ہے۔ بات اذیت ہی کی نہیں یہ خاموشی بے حسی بھی ہے۔ اور بے حسی قوموں کی بستیاں اجاڑ دیتی ہے ، نام ونشان مٹا ڈالتی ہے ، بے حس قوموں کی پہچان ختم ہو کے رہ جاتی ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ عذاب الٰہی کفر وفسق سے سمجھوتا کرلیتا ہو، اسے مہلت دے دیتا ہو مگر بے حسی جیسی بے حمیتی اسے گوارہ نہیں بلکہ بے حسی بذات خود ایک عذاب ہے۔

سو ہمیں معاف رکھا جائے۔ ہم مہر بلب رہ کے نطق کو سلا کے ، گویائی کا گلا گھونٹ کر خاموش نہیں رہ سکتے۔ ہمیں بولنا ہے، سوال کرنا ہے، پوچھنا ہے ، دریافت کرنا ہے۔ ان رہبران قوم کا گریبان پکڑ کے پوچھنا ہے جو راہبروں کے بھیس میں راہزن نکلے۔ ان سے حساب لینا ہے 1947 میں بہنے والے معصوموں کے لہو کا ، لاکھوں فرزندان توحید کے قتل عام کا ، قوم کی ماؤں ، بہنوں اور بیٹیوں کی عصمت دری کا ، ان عزتوں کا حساب لینا ہے جو پامال کر دی گئیں۔ بھلا کیوں اور کس لئے؟ کیا کسی جاگیر کا جھگڑا اٹھا یا تقسیم جائیداد کا مسئلہ؟ نہیں نہیں ہر گز نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عظمت و رفعت اسلام کے لئے ، پرچم توحید کی سربلندی کے لئے ، فرنگ کی غلامی سے نجات کے لئے ، حصول رضائے الٰہی کے لیئے امت مسلمہ کی بقا اور عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے۔ ہاں !

اے رہبران قوم ! اس لئے کہ تم نے محمد ﷺ کا نام لیا تھا۔ اس مبارک نام پر ہر سینہ اور ہر شانہ دیوانہ وار آگے بڑھا تھا۔ اس لئے کہ تم نے انہیں پاک دھرتی کی نوید سنائی تھی اور وہ لوگ پاک دھرتی کو لا الہ الا اللہ کا دوسرا نام سمجھتے تھے۔

وہ آئے ، بڑھے اور ڈٹ گئے۔ ایک موقف پر ، ایک نعرے پر اور ایک مقدس مطالبے پر۔ وہ ڈٹے تھے مگر بکے نہیں۔ اے ارض وطن ! تو نے دیکھا کہ وہ کٹے تو تھے مگر بکے نہیں۔ کون تھا جو انہیں مٹا سکتا؟ کوئی نہیں اس لئے کہ سب سچوں سے بڑھ کر سچے نے فرمایا۔ جو اللہ کی راہ میں کٹ مرے انہیں مردہ مت کہو وہ تو حیات جاوداں پاگئے ہیں۔ مگر تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔

سو وہ تو اپنی منزل مراد پاگئے۔ مگر تم اپنی کہو تم ان کے مردہ جسموں پہ ، لاشوں کے انبار پہ اپنی عزت و جاہ کے اور اپنے مفادات کے محل تعمیر کرنے کے لیے۔ تم نے شہداء کے خون کو بیچا۔ تم نے ان کی ناموس کو بیچا۔ معصوم بچوں کے ننھے ہاتھ پاؤں اور جگر بیچے۔ تم نے 47ء میں کٹنے والے جسموں کے کفن بیچے ہیں۔ اور نہایت کم قیمت پر بیچے ہیں۔ تم نے اپنی کرسی اور اس کے استحکام کے لئے قوم کی متاع حیات بیچ ڈالی۔

اے حکمرانان قوم ! کوئی ہے جو آج ان پچاس پچپن سالوں کا حساب دے سکے؟ کوئی بتا سکتا ہے کہ تم نے دین محمد ﷺ سے ، عرش والے سے اور خون شہداء سے غداری کر کے کیا پایا ہے؟ پچپن سالوں میں تمہاری پیش رفت کیا ہے؟

تم جو جھوٹے دعوؤں کے عادی ہو تم اعداد و شمار کے گورکھ دھندوں میں الجھاؤ گے؟ مگر ہم صاف جواب چاہتے ہیں۔

تو ادھر ادھر کی بات نہ کر ، یہ بتا قافلہ کیوں لٹا
مجھے راہزنوں سے غرض نہیں ، میرا راہبروں سے سوال ہے

آہ کہ تم نے اقرار تو کیا کہ ہم مسلمان ہیں اور آئین میں ریاست کا نام بھی اسلامی ہی رکھا مگر وفا اور عمل کے تقاضوں سے بے خبر رہے تم نے اعلان کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الـٰـه الا اللـه اور بھول گئے کہ لا الہ الا اللہ کا پہلا مطلب دنیا کے تمام باطل خداؤں کی نفی ہے لا الـه کا مطلب کفر وشرک کے کاروبار لات ومنات کی نفی ہے۔ افسوس کہ تم تو قبروں کے پجاری نکلے۔ تم نے درباروں پر گردنیں جھکائیں۔ تم نے وقت کے جعلی سرداروں اور طاغوتوں کے قدموں میں سجدے کئے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کلمہ کے دوسرے حصہ محمد رسول اللہ کا مطلب تو یہ ہے کہ۔

ادھر فرمان محمد ہو ادھر گردن جھکائی ہو

مگر تمہیں گردنیں جھکانے کے لئے عصر حاضر کے فرعون ملے۔ تمہیں اطاعت کے لئے اتاترک پسند آیا۔ محمد اور اس کی سیرت تمہیں بھول گئی اور اسلام بیزار تمہارے آئیڈیل بن گئے۔ تم کہ جو ارض وطن پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیتے تھے پھر جب مرحلہ وفا میں عرصہ امتحان آیا تو تم چاروں شانے چت گر پڑے۔ تم نے اپنی تلواروں اور گولیوں کے رخ خود اپنے بھائیوں کی طرف کر دیئے۔ تم نے اپنے ہی جسم کاٹ ڈالے، اپنے ہی سینے پھاڑ ڈالے۔ اپنے وطن۔ اپنی ماں کو نوچا اور زخمی کیا۔ مہمانوں کی بولیاں لگائیں، ان کی عزتوں کو بیچ دیا۔ اپنوں کی مخبریاں کیں۔ محسنوں پہ ڈاکے ڈالے۔ کیا اسی کا نام اسلام ہے؟ کیا محسنوں کا یہی انعام ہوا کرتا ہے؟ اور پھر دعویٰ ہے کہ ''ہم مسلمان ہیں'' کیا یہی انداز مسلمانی ہے؟ ظالمو۔ آمرو! تم نے اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں ہر وہ کام کیا جو غیر اسلامی تھا اور ہر اس کام پر پابندی لگائی جس کا تعلق اسلام سے تھا۔ تم نے سینما کھولے اور مساجد و مدارس پر پابندی لگائی تم نے گویوں اور مراثیوں کی سر پرستی کی انہیں فنکار کہا اور انکو مراعات دیں لیکن قرآن اور اس کے چاہنے والوں کو حوالہء زنداں کیا۔ تم نے شعائر اسلام کے پرخچے اڑائے اور اسلامی احکامات کو تمغوں والی آمرانہ چھری کے ساتھ ذبح کیا۔ تم نے روشن خیالی کے نام پر ملک میں فحاشی وعریانی کو فروغ دیا۔ تم نے ''باہر'' کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا مگر محمد ﷺ کے فرامین سے بغاوت کی اور کھلے عام کی۔ تم نے وطن دشمنوں، قوم دشمنوں اور اسلام دشمنوں کے لئے بازو کھول دیے، محبت اور دوستی کی پینگیں بڑھائیں مگر اپنوں کے لئے تمہارے سینے تنگ ہو گئے۔

تم نے کہا یہ سب ملک کے بہترین مفاد میں ہے مگر اہل بصیرت دیکھتے ہیں کہ ملک اس قدر کمزور، خستہ حال اور سازشوں میں گھرا ہوا کبھی نہ تھا۔ آج چاروں طرف سے شہداء کے لہو سے جلنے والا یہ چراغ ہواؤں کی زد میں ہے۔ یہ سب کیوں ہوا؟ اس لئے کہ تم نے دین محمد ﷺ سے غداری کی اور اس غداری کے بدترین انتقام کا نشانہ بن گئے۔ یہاں تک کہ تم نے آدھا ملک ہی گنوا دیا۔

یاد رکھو! یہ قانون الٰہی ہے کہ جو اللہ کا بن جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس سے مخالفت مول لی، جفا اور غداری پر اتر آئے تو یاد رکھو نہ زمین تمہیں پناہ دے گی نہ آسماں۔ شش جہات تم پر تنگ پڑ جائیں گی۔ کہیں رسائی نہ ہو گی، کوئی ٹھکانا نہ ہو گا، کہیں پناہ نہ ملے گی، جائے اماں میسر نہ آئے گی پھر روتے پھرو گے۔ گو حالت آج بھی کچھ ایسی ہی ہے۔

سن رکھو! اللہ سے بگاڑو گے تو بقیہ آدھا پاکستان بھی مٹ جائے گا نہ تم رہو گے اور نہ تمہارے مددگار امریکی طاغوت رہیں گے۔ ہاں اگر رب کے بن جاؤ گے تو چین وعرب اور ہندوستان ہی نہیں پورے خطہ زمین کے مالک بن جاؤ گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆